SPADO

امن مسودہ

برائے

علماء ومشائخ

SPADO

Sustainable Peace and Development Organization

House # 43 Sector K-5, Phase 3, Hayatabad
Peshawar, NWFP, Pakistan.
Phone: +92-91-5817252
Fax: +92-91-5829527
Email: spado@icbl.org
www.spado.org

Printed by: printline 0333-9230624
printline_af@yahoo.com

پس منظر

ہمارا ملک پاکستان ایک مشکل صورتِ حال سے دوچار ہے۔صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں تو اہل سنت اور اہلِ تشیع کے درمیان ناقابل بیان حد تک بُعد پیدا ہو گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کا وجود تک برداشت نہیں کرتے۔ملک بھر میں بھی فرقہ وارانہ بنیادوں پر سینکڑوں جیّد علمائے کرام اور اہلِ علم کو لقمۂ اجل بنایا گیا ہے۔مقام افسوس ہے کہ جزوی اختلافات نے ہمارے معاشرے کو شدید شکست وریخت کے عمل سے دوچار کیا ہے۔آج کی دنیا عالمگیریت کے مراحل سے گزر رہی ہے کوئی ملک یا معاشرہ دنیا سے الگ تھلک نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ نشرواشاعت کے ذرائع نے ہمارے معاشرے میں آئے دِن ہونے والے واقعات کی مسلسل رپورٹنگ کا عمل جاری رکھا ہے۔اس کی وجہ سے ہمارا خارجی تاثر ہرگز قابل رشک نہیں۔اس صورتِ حال کے اثرات ہمہ جہت ہیں۔ جہاں ایک طرف مسلمانوں کی بحیثیت عمومی بدنامی ہورہی ہے، وہاں پاکستانیوں کے بارے میں خصوصاً منفی احساسات پنپ رہے ہیں۔ نتیجے کے طور پر ملک میں بیرونی سرمایہ کاری بری طرح گھٹ رہی ہے۔اندرونی سرمایہ کار بھی بددلی کا شکار ہیں۔ یہ حالات ملک کو اقتصادی اور معاشی طور پر کھوکھلا کرنے کا باعث ہیں۔ان وجوہات کا مجموعی اثر یہ ہے کہ ملک میں غربت بڑھ رہی ہے،لوگ خودکشیاں کررہے ہیں،ایک دوسرے کو برداشت اور قبولیت کی روایت کو شدید دھچکا لگ چکا ہے اور معمولی معمولی باتوں پر تشدد، مارپیٹ اور قتل مقاتلے روز کا معمول بن گئے ہیں۔لگتا ہے کہ پوری قوم نفسیاتی مریض بن چکی ہے۔

فہرست

۱۔ پس منظر

۲۔ معاشرے پر فرقہ وارانہ اختلافات کے مضر اثرات

۳۔ فرقہ واریت کے حل کے اصول و اساسیات

۴۔ اتحاد امت کے لئے مشائخ اور علماء دین کی ذمہ داریاں

۵۔ اجتماعی مشورہ (Group Discussion)

۶۔ ANNEXURE

Module I

معاشرے پر فرقہ ورانہ اختلافات کے مضراثرات

اس حصے میں علماءکرام معاشرے پر فرقہ وارانہ اختلافات کے مضراثرات پر اسلامی تعلیمات کے حوالے سے روشنی ڈالیں گے اور ایک مذاکرے کی صورت میں اس موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نوٹس:۔

اب کیا ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں؟ کیا بہتری کی امید ترک کر دیں؟ کیا حالات کے سامنے شکست تسلیم کریں؟ ایسا کرنا ہرگز مناسب نہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں ہدایت فرمائی ہے کہ " لاتقنطوا من رحمتہ اللہ " کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ ہمیں اپنے رب کی ذات پر پورا یقین ہے۔ہمیں چاہیئے کہ ہم اُس عظیم ذات کی طرف رجوع کریں اور دعا کریں کہ وہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجے میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے کچھ اعداد و شمار Annexure میں دئے گئے ہیں جس سے آپ کو اس مسئلے کی سنگینی کا ادراک کرنے میں سہولت ہوگی۔2006 کے دوران کم از کم 38 فرقہ وارانہ واقعات اور فسادات کے نتیجے میں 201 مسلمان، جب کہ 2007 میں کم از کم 303 واقعات کے دوران 410 مسلمان جان بحق ہوئے جبکہ 2005 میں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجے میں جنوبی سرحد کے خوبصورت تجارتی شہر ہنگو کا بازار مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔دسمبر 2007 اور جنوری 2008 کے دوران کرم ایجنسی کا صدر مقام پاڑہ چنار شدید اضطرابی کیفیت میں مبتلا رہا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔زندگی کے معمولات مکمل طور پر مفلوج ہوگئے ہیں۔

موضوع کے حوالے سے چند بنیادی ہدایات:۔

1۔ یہ اختلافات اوراس کے نتیجے میں پُرتشدد اقدامات مسلمانوں کی اجتماعیت کے لئے شکست وریخت کا باعث ہیں اور عالمی برادری میں مسلمانوں کی خفت کا سبب بنتے ہیں۔جیسا کہ قرآن پاک اس آیت مقدسہ میں بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَطِیعُواللّٰہَ وَرَسُولَہ وَلاَ تَنازَعُوافَتَفشَلُوا وَتَذھَبَ رِیحُکُم
وَاصبِرُواط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّبِرِینَ (سورۃ الانفال :46)

اوراللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ(متفرق اور کمزور ہوکر) بزدل ہوجاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔(عرفان القرآن)

2۔ بیرونی دُنیا میں مسلمانوں اور پاکستانیوں کے بارے میں منفی تاثر قائم ہوتا ہے۔ چندافراد کی وجہ سے ہمارے عظیم دین اسلام کے خلاف مخالفین کو پروپیگنڈے کا موقع ملتا ہے۔

3۔ مسلمانوں اور پاکستانیوں کو باہر کے ممالک میں مشکوک نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ہوائی اڈوں پراُن کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا جاتا ہے۔

4۔ اسلام کی دعوت اور قبولیت کی راہ میں مشکلات پیدا ہوتیں ہیں۔غیرمسلم مسلمانوں کے بارے میں بدظنی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

5۔ ان کی وجہ سے خاندان کے خاندان تباہ ہوجاتے ہیں۔ بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے اپنے سہاروں سے محروم ہوجاتے ہیں۔

6۔ یہ صورت حال نفسیاتی امراض میں روزافزوں اضافہ کا سبب بن رہی ہے۔لوگوں میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ ختم ہورہا ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں روزانہ کا معمول بن گیا ہے۔لوگ شدید اضطراب کا شکار ہیں،خصوصاً نوجوان طبقے کے ذہنوں پر اس کے اثرات بہت منفی ہیں۔وہ شدید ذہنی کشمکش کا شکار ہیں۔

7۔ یہ حالات پاکستان کی معیشت پر حد درجہ ناگوار اثرات کا سبب بن رہے ہیں۔امن وامان کی مخدوش صورت حال کی وجہ سے ملکی سرمایہ کار اپنا سرمایہ باہر بھیج رہے ہیں۔جب کہ بیرونی سرمایہ کار یہاں کا رُخ نہیں کرتے۔نتیجتاً مہنگائی میں اضافہ ہورہا ہے، بیروزگاروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔لوگوں کی قوت خرید مزید کم ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ القریش میں کتنے خوبصورت انداز میں تجارت، معیشت اور امن وامان کے درمیان باہمی تعلق بیان فرمایا ہے:

لِاِیلٰفِ قُرَیشٍ اٖلٰفِھِم رِحلَۃَ الشِّتَاءِ وَالصَّیفِ • فَلیَعبُدُوا رَبَّ
ھٰذَا البَیتِ • الَّذِیٓ اَطعَمَھُم مِّن جُوعٍ لا وَّ اٰمَنَھُم مِّن خَوفٍ• (سورۃ قریش)

قریش کو رغبت دلانے کے سبب سے۔انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کردیا۔پس انہیں چاہئے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں (تاکہ اس کی شکرگزاری ہو)،جس نے انہیں بھوک (یعنی فقروفاقہ کے حالات) میں کھانا دیا (یعنی رزق فراہم کیا) اور (دشمنوں کے) خوف سے امن بخشا (یعنی محفوظ و مامون زندگی سے نوازا)۔ (عرفان القرآن)

8۔ امن وامان برقرار رکھنے کیلئے مساجد اور امام بارگاہوں کے باہر پولیس کے دستے تعینات کئے جاتے ہیں۔خصوصاً نمازِ جمعہ کے موقع پر عام طور پر ایسے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ سنگینوں کے سائے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔اس صورت حال کی وجہ سے ملک کی ساکھ کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

موضوع کے حوالے سے چند بنیادی ہدایات:۔

اس مسئلے کے لئے ہمیں قرآن پاک کے فرامین، رسول اللہ ﷺ کی مبارک تعلیمات، اسوۂ حسنہ اور بزرگانِ دین کے بتائے ہوئے مندرجہ ذیل اصولوں سے رہنمائی لینی چاہیئے ۔

انسانی جان کی حرمت:

اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی عظیم حرمت بیان فرمائی ہے اور اُس کو انتہائی قابل قدر قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

مِن اَجلِ ذٰلِکَ کَتَبنَا عَلیٰ بَنِی اِسرَاءِیل اَنَّہ مَن قَتَلَ نَفساًبِغَیرِ نَفسٍ اَوفَسَادٍفِی الاَرضِ فَکَاَنَّمَاقَتَلَ النَّاسَ جَمِیعاً ط و مَن اَحیَاھَافَکَاَنَّمَآ اَحیَا النَّاسَ جَمِیعاًط (سورة المائدة:٣٢)

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا) (عرفان القرآن)

رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ نے تو فتح مکہ والے دِن اپنے خون کے پیاسوں کے لئے بھی عام معافی کا اعلان فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے تو لبید بن عاصم یہودی سے بھی بدلہ نہیں لیا، جس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا۔ اُس یہودیہ عورت کو بھی آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا جس نے آپ ﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا، جس کی تکلیف آپ ﷺ زندگی بھر محسوس فرماتے رہے۔

Module II

فرقہ واریت کے حل کے اصول واساسیات

اس حصے میں علماء کرام معاشرے پر فرقہ واریت کے حل کے اصول واساسیات پر اسلامی تعلیمات کے حوالے سے روشنی ڈالیں گے اور ایک مذاکرے کی صورت میں اس موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نوٹس:۔

مسلمان کا اُمت وسط ہونا:

اسلام بنیادی طور پر اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو امت وسط قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلنٰكُم اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيكُم شَهِيدًا ط (سورۃ البقرۃ:143)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو۔ (عرفان القرآن)

اُمت وسط کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان افراط وتفریط سے گریز کریں گے۔ انتہا پسندانہ روش سے احترام کریں گے۔ اعتدال کے اصولوں پر اپنی زندگیاں استوار کریں گے۔

دعوت اور اظہارِ اختلاف کا قرآنی طریقہ:

مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ وہ دعوت دیتے وقت یا اختلاف کرنے کی صورت میں اصول حکمت اور حسن اظہار کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اُدعُ اِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَ
جَادِلهُم بِالَّتِى هِىَ اَحسَنُ ط (سورة النحل : ١٢٥)

(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو۔ (عرفان القرآن)

ملی وحدت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تفرقہ سے باز رہیں اور ملی وحدت کا ثبوت دیں: ارشاد ربانی ہے۔

وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا
(ال عمران ١٠٣)

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔
(عرفان القرآن)

شیعہ سنی یا دیوبندی بریلوی کے مسئلے پر اختلافات کو تفرقے کی حد تک لے جانا قرآن پاک کی اس آیت سے انحراف کے مترادف ہے۔

اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم وَكَانُوا شِيَعًا لَّستَ مِنهُم فِى شَىءٍ ط
اِنَّمَآ اَمرُهُم اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفعَلُونَ
(الانعام:159)

بیشک جن لوگوں نے (جدا جدا راہیں نکال کر) اپنے دین کو پارہ پارہ کر دیا اور وہ (مختلف) فرقوں میں بٹ گئے، آپ کسی چیز میں ان کے (تعلق دار اور ذمہ دار) نہیں ہیں، بس ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انہیں ان کاموں سے آگاہ فرما دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔
(عرفان القرآن)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والوں کو سخت وعید سنائی ہے اور فرمایا ہے کہ قیامت کے دن وہ خود ہی اُن کو سبق سکھائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اتنا واضح ہے کہ اس پر مزید کسی اضافے کی گنجائش نہیں۔ اختلاف کے اظہار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دلیل اور ثبوت کا سہارا لیا جائے، نہ کہ تشدد اور اعتدال کے اصولوں سے انحراف کا بزرگانِ دین نے اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے تھے کہ

"میں اپنے موقف کو حق کے قریب سمجھتا ہوں، لیکن اسی میں خطا کا احتمال موجود ہے۔ آپ کے موقف کو حق سے بعید سمجھتا ہوں۔ لیکن اس میں صحت کا احتمال موجود ہے"۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ " اپنا مسلک چھوڑو مت، دوسروں کا مسلک چھیڑو مت"۔

مولانا عبیداللہ سندھیؒ فرمایا کرتے تھے کہ:

"بہار کے علاقے میں رفع یدین مسنون ہے، جبکہ پشتونوں کے علاقوں میں ترکِ رفع یدین مسنون ہے"۔

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم خود فرقہ واریت سے بچیں بلکہ ہم معاشرے میں بھی فرقہ واریت کو پھیلاؤ سے روکیں۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

Module III

اتحاد امت کے لئے مشائخ اور علماء دین کی ذمہ داریاں

اس حصے میں علماء کرام اتحاد امت کے لئے مشائخ اور علماء دین کی ذمہ داریوں پر اسلامی تعلیمات کے حوالے سے روشنی ڈالیں گے اور ایک مذاکرے کی صورت میں اس موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نوٹس:-

موضوع کے حوالے سے چند بنیادی ہدایات:۔

اتحادِ امت کیلئے مشائخ اور علماء دین پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتیں ہیں۔

قرآن پاک نے علماء کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

وَلۡتَکُن مِّنکُم اُمَّۃٌ یَّدعُونَ اِلَی الخَیرِ وَ یَامُرُونَ بِاالمَعرُوفِ وَیَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ ط وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ

(سورۃ آل عمران۔۱۰۴)

"اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیں۔ (عرفان القرآن)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

قُل ھَل یَستَوِی الَّذِینَ یَعلَمُونَ وَالَّذِینَ لَا یَعلَمُونَ ط اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الالبَابِ (سورۃ الزمر۔ ۹)

"فرما دیجئے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ (عرفان القرآن)

ان آیات قرآنی کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو دین اسلام میں علماء کا مقام و کردار بہت واضح ہو جاتا ہے۔ علماء و مشائخ کے اسی مقام و کردار کی اہمیت سے مستفید ہونے کی غرض سے کچھ گزارشات کرنا وقت کی ضرورت سمجھتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ علماء ان گزارشات کو بروئے کار لا کر معاشرے میں امن کی فضاء بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

1۔ علماء دین اختلافی معاملات کو علمی میدان تک محدود رکھیں اور ان کو عام لوگوں میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ نازک فقہی معاملات عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔

2۔ علماء دین اتحاد کی خاطر اور اختلاف کو کم کرنے کے لئے مشترکات کو اُجاگر کریں۔

3۔ کوشش کریں کہ بڑے بڑے اصولی معاملات پر مسلمانوں کے اندر فکری یک جہتی اور یکسوئی پیدا ہو اور ان کے ذہن جزوی معاملات میں نہ اُلجھیں۔

4۔ اتحاد و اتفاق کے فوائد و برکات سے اہل اسلام اور پاکستانیوں کو آگاہ فرمائیں اور تفرقہ و انتشار کے مضر اثرات سے اُنہیں باخبر کریں۔

5۔ اپنے پیروکاروں اور مداحوں کو اسلامی طریقہ اعتدال کے ساتھ منسلک رہنے کی تلقین فرمائیں اور راہ اعتدال سے ہٹ جانے کے نقائص سے اُنہیں آگاہ کریں۔

6۔ عصر حاضر کا نوجوان مختلف فتنوں کی زد میں ہے۔ علماء کرام اُنہیں دین کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں اور اُنہیں اختلافی معاملات سے گریز کرنے کا مشورہ دیں۔

7۔ مختلف اسلامی معاملات میں نقطۂ نظر کے اختلافات کو فکری تنوّع کی صورت میں پیش کریں۔ فکری تنوّع معاشروں کی ترقی کے لئے مفید نتائج کا حامل رہا ہے۔

علماء کرام کو ہمارے معاشرے میں بڑا عوامی احترام حاصل ہے۔ اُن کی باتوں کو توجّہ سے سنا جاتا ہے۔ لوگ از خود اُن کے پاس پانچ وقتہ نمازوں کے لئے مساجد میں حاضر ہوتے ہیں اور جمعہ کی نمازوں میں ہزاروں کے مجمعے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنے خطبات میں اتحاد واتفاق برقرار رکھنے کی تلقین کریں تو ہمارا معاشرہ ایک پُر امن معاشرہ بن جانے کی طرف سفر شروع کرے گا اور ہمارے ملک کی ساکھ بہتر ہو جائیگی اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں عمومی تاثر مثبت بن جائے گا۔ یہ خدمت اللہ تعالیٰ کے دربار میں ثواب دارین کا باعث ہوگی۔

Module IV

اجتماعی مشورہ(Group Discussion)

اس حصے میں ورکشاپ میں شریک تمام علماء کو گروپس میں تقسیم کیا جائے گا۔اُن کو آپس میں باہمی مشاورت کا موقع فراہم کیا جائے گا اور ہر گروپ اپنے لئے ایک گروپ لیڈر کا انتخاب کریگا۔اس کے بعد ہر گروپ لیڈر اپنے گروپ کے تجاویز تمام شرکاء کے سامنے پیش کریگا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیگا۔اجتماعی مشورے کیلئے تمام گروپس کو یہ موضوعات دیئے جائیں گے۔

۱۔ مسلکی اور فرقہ وارانہ اختلافات کے نتیجے میں تشدد کے اسباب

۲۔ مسلکی اور فراقہ وارانہ اختلافات کے نتیجے میں تشددانہ اقدامات کے مضر اثرات

۳۔ فرقہ واریت کے سدباب کی تجاویز

۴۔ فرقہ وارانہ اختلافات میں تشدد کے راستے سے بچاؤ کیلئے قرآن وسنت کی تعلیمات

تمام علماء ومشائخ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تجاویز وآراء سے عوام الناس کو مستفید کرنے کیلئے جمعہ کے خطبات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اجتماعات میں بھی اس موضوع کو زیر بحث لائیں۔تاکہ معاشرے کے عام لوگوں میں بھی فرقہ واریت کے نقصانات کے بارے میں آگاہی ہو اور معاشرے کا ہر فرد اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنا کردار ادا کرے مزید براں جن جن علماء/مشائخ/دانشوروں کے نام تجویز فرمانا چاہتے ہیں تو اُن کے اس تعاون کو ہمیشہ فراخ دلی کے ساتھ خوش آمدید کہا جائے گا۔

امن مسودہ

برائے

علماء ومشائخ

سید امجد علی شاہ

ڈاکٹر قبلہ ایاز

ANNEXURE

ہلاک	زخمی	کل واقعات	سال	نمبر شمار
18	102	67	1989	1
32	328	274	1990	2
47	263	180	1991	3
58	261	135	1992	4
39	247	90	1993	5
73	326	162	1994	6
59	189	88	1995	7
86	168	80	1996	8
193	219	103	1997	9
157	231	188	1998	10
86	189	103	1999	11
149	NA	109	2000	12
261	495	154	2001	13
121	257	63	2002	14
102	103	22	2003	15
187	619	19	2004	16
160	354	62	2005	17
201	349	38	2006	18
441	630	341	2007	19
2470	5330	2278	ٹوٹل	20

http://satp.org/satporgtp/countries/pakistan/database/sect-killing.htm